سوال

کیا ایسی عورت سے دوسری شادی کرنی جائز ہے جو یہ کہے کہ اسے نان ونفقہ اورکسی بھی مادی تعاون کی ضرورت نہیں ؟ جب ایسا ہی ہو تو پھر اگر پہلی بیوی اس شادی پر راضی نہ ہو تو اس شادی کا حکم کیا ہو گا ؟ اور اس حالت میں کیا آدمی کے لیے دوسری شادی کرنا جائز ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

بیوی کا حق نان ونفقہ خاوند کے ذمہ واجب ہے اور وہ اسے ادا کرنا ہو گا جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان بھی ہے :

مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالی نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں النساء (34) ۔

لیکن اگر بیوی اپنے اس حق سے تنازل کرتے ہوئے چھوڑنے پر راضی ہو جائے تو یہ حق خاوند سے ساقط ہو جائے گا ۔

ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

جب بھی بیوی اپنے خاوند سے تقسیم اور نفقہ وغیرہ میں مصالحت کرتے ہوئے چھوڑ دے یا دونوں چھوڑنے پر راضی ہو جائے تو یہ جائز ہے ۔ دیکھیں مغنی ابن قدامہ (244/7) ۔

اور رہا یہ مسئلہ کہ دوسری شادی کے لیے پہلی بیوی کی اجازت اور رضامندی تو اس میں گزارش ہے کہ خاوند کے لیے دوسری شادی کرنے میں پہلی بیوی سے اجازت حاصل کرنا واجب نہیں، لیکن اس کے لیے مشروع ہے کہ وہ اس کا دل بہلانے اور راضی کرنے کے لیے حتی الوسع کوشش کرے چاہے اسے اس میں مال بھی خرچ کرنا پڑے اور اس سے اچھے طریقے اور نرم رویہ کے ساتھ بات چیت ہی کیوں نہ کرنی پڑے جس کی بنا پر اس کا ڈر اور خوف کم ہو اور اس کی حمیت میں بھی کمی واقع ہو ۔

مستقل فتوی کمیٹی (لجنۃ الدائمۃ) سے دوسری شادی کے لیے پہلی بیوی کی اجازت کے بارہ میں جب سوال کیا گیا تو اس کا جواب تھا :

خاوند اگر دوسری شادی کرنا چاہے تو اس پر کوئی ضروری نہیں کہ وہ پہلی بیوی کو راضی کرے، لیکن یہ اخلاقی طور پر ہونا چاہیے اور حسن معاشرت بھی ہے کہ پہلی بیوی کا خیال رکھے جس سے اس کی تکلیف کم ہو کیونکہ یہ عورتوں کی طبیعت میں شامل ہے کہ اس طرح کہ معاملات میں وہ بہت زیادہ تکلیف محسوس کرتی ہیں ۔

تو اسے اچھی اور بہتر ملاقات اور ملتے وقت کھلکھلاتے چہرے اور کوئی اچھی اور بہتر بات کر کے کم کرنا چاہیے اور اسے راضی کرنے کے لیے کچھ مال کی ضرورت پیش آئے تو وہ بھی دینا چاہیے ۔ اھ۔

دیکھیں کتاب " فتاوی اسلامیہ (204/3) ۔

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب